معارف نبوی

جاوید احمد غامدی
تحقیق و تخریج: محمد حسن الیاس

دوزخ کے اعمال

www.javedahmadghamidi.com
www.al-mawrid.org

—— ۱ ——

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ[۱] رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”مَنْ مَاتَ يُشْرِكُ بِاللّٰهِ[۲] شَيْئًا دَخَلَ النَّارَ“.

عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص کی موت اِس حالت میں آئی کہ (جانتے بوجھتے) اللہ کے شریک ٹھیراتا تھا، وہ دوزخ میں داخل ہوگا[۱]۔

۱۔ یہ بات قرآن میں بھی اِسی صراحت کے ساتھ بیان ہوئی ہے۔ اِس کی وجہ یہ ہے کہ شرک خدا پر افترا ہے اور اِس لحاظ سے سب سے بڑا جرم ہے جس کا ارتکاب کوئی شخص خدا کی زمین پر کرسکتا ہے۔ اِس سے توبہ اور رجوع کے بغیر کوئی شخص اگر دنیا سے رخصت ہو جاتا ہے تو خدا کی بارگاہ میں پھر اُس کے لیے معافی کا کوئی امکان نہیں ہے۔

متن کے حواشی

۱۔ اِس روایت کا متن صحیح بخاری، رقم ۱۱۶۸ سے لیا گیا ہے۔ اِس کے راوی عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ہیں۔

اُن سے اِس روایت کو اِن مصادر میں دیکھا جا سکتا ہے: مصنف ابن ابی شیبہ، رقم ۳۳۲۳۔ مسند احمد ۳۰۹۶، ۴۰۸۵۔ صحیح بخاری، رقم ۴۱۶۲۔ صحیح مسلم، رقم ۱۳۷۔ مسند شاشی، رقم ۵۱۲۔

یہی مضمون جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے بھی منقول ہے۔ اُن سے اِس کے مصادر یہ ہیں: جامع معمر بن راشد، رقم ۳۹۵۔ مسند احمد، رقم ۱۴۱۹۵، ۱۴۴۱۵، ۱۴۷۱۹۔ مسند عبد بن حمید، رقم ۱۰۴۵، ۱۰۶۷۔ صحیح مسلم، رقم ۱۳۸، ۱۳۹۔ مسند ابی یعلیٰ، رقم ۱۸۰۳، ۲۲۴۹۔ مستخرج ابی عوانہ، رقم ۲۵، ۲۶۔ صحیح ابن حبان، رقم ۱۵۳، ۲۰۲۔ السنن الکبریٰ، بیہقی، رقم ۱۲۳۰۳۔

۲۔ مسند طیالسی، رقم ۲۵۲ میں اِسی مضمون کو اِن الفاظ میں نقل کیا گیا ہے: 'مَنْ مَاتَ وَهُوَ يَجْعَلُ لِلّٰهِ نِدًّا، دَخَلَ النَّارَ' ''جس شخص کی موت اِس حالت میں آئی کہ اللہ کے شریک ٹھیراتا تھا، وہ دوزخ میں داخل ہوگا''۔ مسند احمد، رقم ۱۴۷۱۹ میں جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے 'وَمَنْ لَقِيَ اللّٰهَ يُشْرِكُ بِهِ، دَخَلَ النَّارَ' اور صحیح بخاری، رقم ۴۱۶۲ میں اُنھی سے 'مَنْ مَاتَ وَهُوَ يَدْعُوْ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ نِدًّا، دَخَلَ النَّارَ' نقل ہوا ہے۔ جابر بن عبد اللہ سے منقول بعض روایات، مثلاً صحیح بخاری، رقم ۶۳۸۲ میں شرک کے علاوہ مزید دو اعمال کو بھی بڑے گناہوں میں شمار کیا گیا ہے۔ چنانچہ بخاری میں ہے:

> عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، أَيُّ الذَّنْبِ أَكْبَرُ عِنْدَ اللّٰهِ؟ قَالَ: "أَنْ تَدْعُوَ لِلّٰهِ نِدًّا، وَهُوَ خَلَقَكَ"، قَالَ: ثُمَّ أَيٌّ؟ قَالَ: "ثُمَّ أَنْ تَقْتُلَ وَلَدَكَ، خَشْيَةَ أَنْ يَّطْعَمَ مَعَكَ"، قَالَ: ثُمَّ أَيٌّ؟ قَالَ: "ثُمَّ أَنْ تُزَانِيَ بِحَلِيْلَةِ جَارِكَ". (رقم ۶۳۸۲)
>
> ''عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ، اللہ کے نزدیک سب سے بڑے گناہ کیا ہیں؟ آپ نے فرمایا: یہ کہ تم کسی کو اللہ کا شریک ٹھیراؤ، درآں حالیکہ وہ تمھارا خالق ہے۔ اُس شخص نے پوچھا کہ اِس کے بعد؟ آپ نے فرمایا: یہ کہ تم اپنی اولاد کو اِس اندیشے سے قتل کر دو کہ تمھارے ساتھ کھانے میں شریک ہو گی۔ پوچھا کہ اِس کے بعد؟ آپ نے فرمایا: پھر یہ کہ تم اپنے پڑوسی کی بیوی کے ساتھ زنا کا ارتکاب کرو۔''

— ۲ —

أَنَّ أَبَا أُمَامَةَ الْبَاهِلِيَّ مَرَّ عَلٰى خَالِدِ بْنِ يَزِيْدَ بْنِ مُعَاوِيَةَ فَسَأَلَهُ عَنْ أَلْيَنِ كَلِمَةٍ سَمِعَهَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: ”أَلَا كُلُّكُمْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا مَنْ شَرَدَ عَلَى اللّٰهِ شِرَادَ الْبَعِيْرِ[2] عَلٰى أَهْلِهِ“.

ابوامامہ رضی اللہ عنہ کا گزر ایک مرتبہ خالد بن یزید بن معاویہ کے ہاں ہوا تو اُس نے اُن سے فرمایش کی کہ کوئی ایسی نرم ترین بات بتائیے جو آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہو؟ اُنھوں نے بتایا کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا ہے کہ آپ نے فرمایا: یاد رکھو! تم میں سے ہر شخص جنت میں داخل ہوگا، سوائے اُس کے جو اللہ کی اطاعت سے اِس طرح بدک کر نکل جائے، جس طرح اونٹ اپنے مالک کے سامنے بدک جاتا ہے۔[1]

۱۔ یہ خدا کے مقابلے میں سرکشی کی تعبیر ہے۔ قرآن میں بھی جگہ جگہ بیان ہوا ہے کہ درحقیقت یہی وہ رویہ ہے جو آدمی کے لیے جنت کے دروازوں کو بند کرنے کا باعث بنتا ہے، ورنہ ایمان واسلام کے ساتھ حسن عمل کا صلہ ہر حال میں جنت ہی ہے، جس طرح کہ روایت میں بیان ہوا ہے۔

www.javedahmadghamidi.com
www.al-mawrid.org

متن کے حواشی

۱۔ اِس روایت کا متن مسند احمد، رقم ۲۱۶۴۰ سے لیا گیا ہے۔ اِس کے راوی صدی بن عجلان رضی اللہ عنہ ہیں، جن کی کنیت ابوامامہ تھی۔ اُن سے یہ روایت مستدرک حاکم، رقم ۱۰۷ اور رقم ۷۶۹۱ میں نقل ہوئی ہے۔ اُن کے علاوہ یہی روایت صحیح ابن حبان، رقم ۱۷ میں ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے بھی منقول ہے۔

۲۔ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے منقول روایت میں اِس جگہ 'کَشِرَادِ الْبَعِيْرِ' کے الفاظ آئے ہیں۔ ملاحظہ ہو: صحیح ابن حبان، رقم ۱۷۔

ـــــ ۳ ـــــ

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ،[1] أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ”كُلُّ أُمَّتِيْ يَدْخُلُوْنَ[2]

الْجَنَّةَ[۳] إِلَّا مَنْ أَبَى"، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، وَمَنْ يَأْبَى؟، قَالَ: "مَنْ أَطَاعَنِي دَخَلَ الْجَنَّةَ، وَمَنْ عَصَانِي فَقَدْ أَبَى".

۱۔ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری تمام امت جنت میں داخل ہوگی، سوائے اُس کے جس نے جانے سے انکار کردیا۔ لوگوں نے عرض کیا: یارسول اللہ، ایسا کون ہے جو خود جانے سے انکار کرے گا؟ آپ نے فرمایا: جس نے میری اطاعت کی، وہ جنت میں داخل ہوگا اور جس نے میری نافرمانی کی، سووہی ہے جس نے انکار کردیا۔[۱]

۱۔یعنی ایمان واسلام نے جنت کا جوراستہ کھولا تھا، پیغمبر کی نافرمانی کر کے خود ہی اُس کو اپنے لیے بند کرلیا اور اِس طرح گویا جنت میں جانے سے انکار کردیا۔

www.javedahmadghamidi.com
www.al-mawrid.org

متن کے حواشی

۱۔اِس روایت کا متن صحیح بخاری، رقم ۶۷۶۴ سے لیا گیا ہے۔ اِس کے راوی ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہیں۔ اُن سے یہ روایت جن کتابوں میں نقل ہوئی ہے، وہ یہ ہیں: مسند احمد، رقم ۸۵۲۸۔ مستدرک حاکم، رقم ۱۶۳، ۱۶۹۔

۲۔مستدرک حاکم، رقم ۱۶۹ میں روایت کی ابتدا 'لَتَدْخُلُنَّ الْجَنَّةَ' کے الفاظ سے ہوئی ہے۔

۳۔مسند احمد، رقم ۸۵۲۸ میں اِس جگہ 'يَوْمَ الْقِيَامَةِ' کا اضافہ نقل ہوا ہے۔

—— ۴ ——

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ[۱]، قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ، لا يَسْمَعُ بِي أَحَدٌ مِنْ هٰذِهِ الْأُمَّةِ[۲] وَلَا يَهُودِيٌّ وَلَا نَصْرَانِيٌّ[۳] وَمَاتَ وَلَمْ يُؤْمِنْ بِالَّذِي أُرْسِلْتُ بِهِ إِلَّا كَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّارِ".

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اُس ذات کی قسم جس

کے قبضۂ قدرت میں محمد کی جان ہے، اِس امت کا کوئی فرد ہو[1] یا کوئی یہودی اور نصرانی،[2] اِن میں سے جو شخص بھی میرے بارے میں سن لیتا ہے،[3] پھر اُس چیز پر ایمان نہیں لاتا جس کے ساتھ مجھے اُس کی طرف بھیجا گیا ہے اور دنیا سے رخصت ہو جاتا ہے، وہ دوزخ والوں میں ہو گا۔[4]

۱۔ یعنی بنی اسمٰعیل کا کوئی فرد جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی قوم کے لوگ تھے۔ اِنھیں 'هذه الأمة' اِسی تعلق کی بنا پر کہا ہے۔

۲۔ یعنی جزیرہ نماے عرب کا کوئی یہودی اور نصرانی جس میں آپ کی بعثت ہوئی اور جس کے لوگوں پر آپ نے براہ راست اتمام حجت کیا۔ یہی معاملہ اُن قوموں کا بھی ہے جن کو آپ نے خطوط لکھ کر اپنے اوپر ایمان لانے کی دعوت دی۔ بعد کے لوگ یہاں زیر بحث نہیں ہیں اُن کا معاملہ اُسی کے مطابق ہو گا، جس حد تک خدا کی حجت آپ کے معاملے میں اُن پر پوری ہو جائے گی۔

۳۔ یعنی اُس کو یہ خبر پہنچ جاتی ہے کہ وہ ہستی اِس وقت دنیا میں موجود ہے جسے اُن لوگوں کی طرف رسول بنا کر بھیجا گیا ہے جن کا ایک فرد وہ بھی ہے۔

۴۔ اِس لیے کہ رسولوں کی طرف سے براہ راست اتمام حجت کے بعد کسی شخص کے لیے کوئی عذر اپنے پروردگار کے ہاں پیش کرنے کے لیے باقی نہیں رہتا۔

www.javedahmadghamidi.com
www.al-mawrid.org

متن کے حواشی

۱۔ اِس روایت کا متن صحیفہ ہمام بن منبہ، رقم ۹۱ سے لیا گیا ہے۔ اِس کے راوی ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہیں۔ اُن سے اِس روایت کو اِن کتابوں میں نقل کیا گیا ہے۔ مسند احمد، رقم ۸۰۰۴، ۸۴۰۷۔ صحیح مسلم، رقم ۲۲۲۔ مستخرج ابی عوانہ، رقم ۲۲۴، ۲۲۵۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے علاوہ یہ مضمون عبد اللہ بن قیس رضی اللہ عنہ سے بھی منقول ہے۔ اُن سے اِس کے مصادر یہ ہیں: مسند طیالسی، رقم ۵۰۶۔ مسند احمد، رقم ۱۰۳۴۔ مسند بزار، رقم ۲۶۵۰۔ مسند رویانی، رقم ۵۲۳۔ السنن الکبریٰ، نسائی، رقم ۱۰۷۲۷۔

۲۔ عبد اللہ بن قیس رضی اللہ عنہ سے منقول بعض طرق میں 'مِنْ هٰذِهِ الْأُمَّة' کے بجاے 'مِنْ أُمَّتِيْ' نقل ہوا ہے،

یعنی میری قوم، بنی اسمٰعیل کے لوگ۔ ملاحظہ ہو: مسند رویانی، رقم ۵۲۳۔

۳۔ عبد اللہ بن قیس رضی اللہ عنہ ہی سے منقول بعض روایتوں میں اِس جگہ 'و' کے بجاے حرف 'أو' آیا ہے۔ ملاحظہ ہو: مسند رویانی، رقم ۳۲۵۔

— ۵ —

عَنِ الْأَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ، قَالَ: ذَهَبْتُ لِأَنْصُرَ [ابْنَ عَمِّ رَسُولِ اللّٰهِ][1] فَلَقِيَنِي أَبُو بَكْرَةَ،[2] فَقَالَ: أَيْنَ تُرِيدُ؟ قُلْتُ: أَنْصُرُ [ابْنَ عَمِّ رَسُولِ اللّٰهِ]،[3] قَالَ: ارْجِعْ، فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:[4] "إِذَا الْتَقَى[5] الْمُسْلِمَانِ بِسَيْفَيْهِمَا، [وَكِلَاهُمَا يُرِيدُ أَنْ يَقْتُلَ صَاحِبَهُ][6] [فَهُمَا عَلٰى جُرُفِ جَهَنَّمَ]،[7] [فَإِذَا قَتَلَ أَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ][8] فَالْقَاتِلُ وَالْمَقْتُولُ فِي النَّارِ"، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، هٰذَا الْقَاتِلُ، فَمَا بَالُ الْمَقْتُولِ؟ قَالَ: "إِنَّهُ كَانَ حَرِيصًا عَلٰى قَتْلِ صَاحِبِهِ".[9]

www.javedahmadghamidi.org www.al-mawrid.org

احنف بن قیس کی روایت ہے کہ میں رسول اللہ کے چچا کے بیٹے[1] کی مدد کرنے نکلا تو راستے میں مجھے ابوبکرہ رضی اللہ عنہ مل گئے۔ اُنھوں نے پوچھا: کہاں کا ارادہ ہے؟ میں نے کہا: رسول اللہ کے عم زاد کی مدد کرنے جا رہا ہوں۔ اُنھوں نے کہا: لوٹ جاؤ، اِس لیے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جب دو مسلمان اپنی تلواروں کے ساتھ ایک دوسرے کے مقابل ہو جائیں اور دونوں ایک دوسرے کو قتل کرنے کا ارادہ رکھتے ہوں تو دونوں دوزخ کے کنارے پہنچ جاتے ہیں۔ پھر جب اُن میں سے ایک دوسرے کو قتل کر دیتا ہے تو قاتل اور مقتول، دونوں دوزخ کی آگ میں جا پڑتے ہیں۔ اِس پر میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ، یہ قاتل تو ٹھیک ہے، لیکن مقتول کس وجہ سے؟ آپ نے فرمایا: اِس لیے کہ وہ بھی اپنے حریف کو قتل کرنے کے لیے بے تاب تھا۔

۱۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ مراد ہیں جن کی حکومت کو بعض لوگوں نے تسلیم نہیں کیا اور اُن کے خلاف بغاوت کر دی تھی۔

متن کے حواشی

۱۔ صحیح بخاری، رقم ۶۵۸۳۔

۲۔ اِس روایت کا متن اصلاً صحیح بخاری، رقم ۳۰ سے لیا گیا ہے۔ اِس کے راوی نفیع بن مسروح رضی اللہ عنہ ہیں۔ اُن سے یہ روایت درج ذیل کتابوں میں نقل ہوئی ہے:

جامع معمر بن راشد، رقم ۱۳۴۲، ۱۳۵۳۔ مسند طیالسی، رقم ۹۱۷۔ مصنف ابن ابی شیبہ، رقم ۳۶۶۸۳۔ مسند احمد، رقم ۱۹۹۵۷، ۲۰۰۲۸۔ صحیح بخاری، رقم ۶۳۹۵، ۶۵۸۳۔ صحیح مسلم، رقم ۵۱۴۴، ۵۱۴۵۔ سنن ابی داوٗد، رقم ۳۷۲۵۔ سنن ابن ماجہ، رقم ۳۹۶۳۔ مسند بزار، رقم ۳۰۹۷، ۳۱۰۰۔ السنن الکبریٰ، نسائی، رقم ۳۴۷۲، ۳۴۷۹۔ السنن الصغریٰ، نسائی، رقم ۴۰۷۱، ۴۰۷۸۔ صحیح ابن حبان، رقم ۶۱۰۷۔ المعجم الاوسط، طبرانی، رقم ۸۷۹۸۔

نفیع بن مسروح رضی اللہ عنہ کے علاوہ جن دوسرے صحابہ نے یہ مضمون نقل کیا ہے، وہ یہ ہیں: عبد اللہ بن قیس الاشعری رضی اللہ عنہ، وائل بن حجر رضی اللہ عنہ۔ اِن صحابہ سے اِس روایت کو درج ذیل مصادر میں دیکھا جا سکتا ہے:

مصنف ابن ابی شیبہ، رقم ۳۶۵۱۹۔ مسند احمد، رقم ۱۹۱۷۳، ۱۹۳۰۸۔ مسند عبد بن حمید، رقم ۵۵۱۔ صحیح مسلم، رقم ۳۱۸۸۔ سنن ابن ماجہ، رقم ۳۹۶۲۔ مسند بزار، رقم ۲۶۶۵۔ السنن الصغریٰ، نسائی، رقم ۴۰۷۳، ۴۰۷۹، ۴۶۷۴۔ السنن الکبریٰ، نسائی، رقم ۳۴۷۴، ۳۴۷۷، ۶۶۷۷۔ مستخرج ابی عوانہ، رقم ۴۹۱۰، ۴۹۱۱۔ مسند رویانی، رقم ۵۳۳۔

۳۔ صحیح بخاری، رقم ۶۵۸۳۔ روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ غالباً جنگ جمل کا موقع تھا۔

۴۔ وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے منقول بعض طرق میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد اِس سیاق میں نقل ہوا ہے کہ آپ کے سامنے ایک قاتل کو مقتول کا وارث گھسیٹتا ہوا لایا تو آپ نے اُنھیں دیکھ کر فرمایا۔ ملاحظہ ہو: مستخرج ابی عوانہ، رقم ۴۹۱۰۔

۵۔ صحیح مسلم، رقم ۵۱۴۳ میں 'إِذَا الْتَقَی الْمُسْلِمَانِ' کے بجاے 'إِذَا تَوَاجَہَ الْمُسْلِمَانِ' نقل ہوا ہے۔ دونوں تعبیرات کم و بیش ایک ہی مفہوم میں ہیں۔ السنن الصغریٰ، نسائی، رقم ۴۰۷۱ میں 'إِذَا أَشَارَ الْمُسْلِمُ عَلٰی أَخِیْہِ الْمُسْلِمِ بِالسِّلَاحِ' نقل ہوا ہے، یعنی جب مسلمان اپنے بھائی کی طرف اسلحے سے اشارہ کرے۔

۶۔ صحیح مسلم، رقم ۵۱۴۵۔

۷۔ مسند احمد، رقم ۲۰۰۲۸۔

www.javedahmadghamidi.com
www.al-mawrid.org

۸۔ مصنف ابن ابی شیبہ، رقم ۳۶۶۸۳۔

۹۔ صحیح مسلم، رقم ۵۱۴۳ میں اس جگہ 'إِنَّهُ قَدْ أَرَادَ قَتْلَ صَاحِبِهِ' کے الفاظ نقل ہوئے ہیں، جب کہ الجامع معمر بن راشد میں 'إِنَّهُ كَانَ يُرِيدُ قَتْلَ أَخِيهِ' منقول ہے۔

المصادر والمراجع

ابن حبان، أبو حاتم بن حبان. (١٤١٤هـ/١٩٩٣م). **صحيح ابن حبان.** ط٢. تحقيق: شعيب الأرنؤوط. بيروت: مؤسسة الرسالة.

ابن حجر، على بن حجر أبو الفضل العسقلاني. (١٣٧٩هـ). **فتح الباري شرح صحيح البخاري.** (د.ط). تحقيق: محمد فؤاد عبد الباقي. بيروت: دار المعرفة.

ابن قانع. (١٤١٨هـ/١٩٩٨م). **المعجم الصحابة** .ط١. تحقيق:حمدي محمد. مكة مكرمة: نزار مصطفى الباز.

ابن ماجة. ابن ماجة القزويني. (د.ت). **سنن ابن ماجة.** ط١. تحقيق: محمد فؤاد عبد الباقي. بيروت: دار الفكر.

ابن منظور، محمد بن مكرم بن الأفريقي. (د.ت). **لسان العرب.** ط١. بيروت: دار صادر.

أبو نعيم ، (د.ت). **معرفة الصحابه.**ط١. تحقيق: مسعد السعدني. بيروت: دارالكتاب العلمية.

أحمد بن محمد بن حنبل الشيباني. (د.ت). **مسند أحمد بن حنبل.** ط١. بيروت: دار إحياء التراث العربي.

البخاري، محمد بن إسماعيل. (١٤٠٧هـ/ ١٩٨٧م). **الجامع الصحيح.**ط٣.تحقيق: مصطفى ديب البغا. بيروت: دار ابن كثير.

بدر الدين العيني. **عمدة القاري شرح صحيح البخاري.** (د.ط). بيروت: دار إحياء التراث العربي.

البيهقي، أحمد بن الحسين البيهقي. (١٤١٤هـ/١٩٩٤م). **السنن الكبرى.**ط١. تحقيق:

www.javedahmadghamidi.com www.al-mawrid.org

محمد عبد القادر عطا. مكة المكرمة: مكتبة دار الباز.

السيوطي، جلال الدين السيوطي. (١٤١٦هـ/ ١٩٩٦م). **الديباج على صحيح مسلم بن الحجاج**. ط ١. تحقيق: أبو إسحٰق الحويني الأثري. السعودية: دار ابن عفان للنشر والتوزيع.

الشاشي، الهيثم بن كليب. (١٤١٠هـ). **مسند الشاشي**. ط ١. تحقيق: محفوظ الرحمٰن زين اللّٰه. المدينة المنورة: مكتبة العلوم والحكم.

محمد القضاعي الكلبي المزي.(١٤٠٠هـ/١٩٨٠م). **تهذيب الكمال في أسماء الرجال**. ط ١. تحقيق: بشار عواد معروف. بيروت: مؤسسة الرسالة.

مسلم، مسلم بن الحجاج. (د.ت).**صحيح المسلم**. ط ١. تحقيق: محمد فؤاد عبد الباقي. بيروت: دار إحياء التراث العربي.

النسائي، أحمد بن شعيب. (١٤٠٦هـ/١٩٨٦م). **السنن الصغرٰى**. ط ٢. تحقيق: عبد الفتاح أبو غدة. حلب: مكتب المطبوعات الإسلامية.

النسائي، أحمد بن شعيب. (١٤١١هـ/١٩٩١م). **السنن الكبرٰى**. ط ١. تحقيق: عبد الغفار سليمان البنداري، سيد كسروي حسن. بيروت: دار الكتب العلمية.

www.javedahmadghamidi.com
www.al-mawrid.org